مولانا سیّد ابو الحسن علی ندویؒ
(سوانح حیات، تالیفات اور مناصب)

ڈاکٹر محمد جنید

سربراہ، شعبۂ علوم اسلامیہ وثقافت

بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

حرفِ آغاز

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الأمین

بیسویں صدی میں امت مسلمہ کے علمی اور دینی افق کو درخشاں کرنے والے ایک ستارے کا نام ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ؒ'' ہے۔ سید ابوالحسن علی ندوی جو مولانا علی میاں (۱) کے نام سے زیادہ معروف اور مقبول ہوئے، ایک نامور عالم دین و مربی، ایک بلند پایہ مصنف و مفکر، ایک سحر انگیز خطیب وزعیم، ایک دردمند مبلغ و مصلح، ایک منفرد مؤرخ وسیرت نگار اور صاحب طرز ادیب تھے۔ مولانا علی میاںؒ علم و فضل، سنجیدگیٔ فکرونظر، اخلاص و تقوٰی، عبادت و ریاضت اور خشیّت وطاعت جیسی صفات کا مرقع تھے۔ بلاشبہ اِن تمام اوصافِ حمیدہ کے مجموعے نے ہی اُنہیں بیسویں صدی کے احیائے اسلام کے معماروں میں ایک منفرد مقام پر فائز کردیا ہے(۲)۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی حیات اور اُن کی علمی خدمات کے مختلف پہلوؤں کو قلم بند کرنا ایک ضخیم کتاب کا تقاضا کرتا ہے۔تاہم زیرِ نظر مقالے میں اختصار کے ساتھ،مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے حالاتِ زندگی،تعلیم وتربیت اوران کی تدریسی،علمی اور ملّی خدمات کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

حالاتِ زندگی

سیّدابوالحسن علی ندویؒ ۶ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق (۳) ۲۴ نومبر ۱۹۱۴ء (۴) رائے بریلی،یوپی،انڈیا میں پیدا ہوئے اور ۲۳ رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء کو اس جہانِ فانی سے انتقال فرما گئے (۵)۔مولانا علی میاں ایک ایسے معزز ومحترم خانوادہ ٔسادات میں پیدا ہوئے جو رشد وہدایت اور دعوت و جہاد میں بڑا نام رکھتا تھا۔اس خانوادے کا سلسلۂ نصب حضرت حسنؓ بن علیؓ ابنِ ابی طالب کے ساتھ جا ملتا ہے۔مجاہد ملت حضرت سیّد احمد شہید کا تعلق بھی اسی خاندان سے تھا (۶)۔مولانا علی میاں کے والد اور والدہ دونوں علم وتقوی کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔آپ کے والد مولانا حکیم سید عبدالحیٔ لکھنوی (متوفی ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۳ء) کتاب ''نزھۃ الخواطر'' (۷) کے مؤلف تھے جو پانچ ہزار نامور ہندوستانی مسلمانوں کے تذکرے پر مشتمل ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔علاوہ ازیں کتاب ''گلِ رعنا'' بھی آپ ہی کی تالیف ہے جو اردو کے نامور شعراء کا پہلا مربوط تذکرہ ہے۔ مولانا حکیم سید عبدالحیٔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتم اور دینی اور علمی حلقوں میں ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ مولانا علی میاں کی والدہ ''سیدہ خیر النساء'' انتہائی پاک باز اور نیک سیرت خاتون تھیں،حافظۂ قرآن اور شاعرہ بھی تھیں۔ ان کی حمد ونعت کا ایک مجموعہ ''بابِ رحمت'' ۱۹۲۵ء مطابق ۱۳۴۳ھ میں (۸) اور ''حسن معاشرت'' کے نام سے خواتین کے لیے ایک مفید اور مختصر کتاب بھی شائع ہوئی تھی (۹)۔

تعلیم وتربیت

مولانا علی میاں کی عمر صرف ۹ سال تھی جب ان کے والد مولانا سید عبدالحئیؒ کا انتقال ہوگیا۔ چنانچہ مولانا علی میاں کی تعلیم وتربیت رائے بریلی میں ان کی والدہ نے کی اور لکھنؤ میں ان کے برادرِ بزرگ ڈاکٹر عبدالعلیٰ نے کی جو دینی اور دنیاوی علوم کے جامع تھے اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے ناظم بھی رہے (۱۰)۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے اپنی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا۔ پھر عربی، فارسی اور اردو میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ندوۃ العلماء لکھنؤ، دارالعلوم دیوبند اور مدرسہ قاسم العلوم لاہور سے دینی علوم کو مکمل کیا (۱۱)۔ سید رضوان علی ندوی کے بیان کے مطابق مولانا علی میاں نے، سال یا دو سال، عربی وانگریزی کی پرائیویٹ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ اور منظم تعلیم کی ابتداء اگست ۱۹۲۶ء مطابق محرم ۱۳۴۵ھ میں لکھنؤ یونیورسٹی سے کی تھی جو ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳۴۸ھ میں فاضل عربی کی سند کی صورت میں ختم ہوئی (۱۲)۔ مولانا علی میاںؒ کے چند معروف اساتذہ کے نام یہ ہیں: شیخ خلیل بن عرب الیمنی، مولانا حیدر حسن خان ٹونکی، مولانا شبلی جیراج پوری، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا حسین احمد مدنی (۱۳)۔

تدریسی خدمات

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تدریسی خدمات کو دو ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

پہلا دور ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ مطابق یکم اگست ۱۹۳۴ء سے ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء کا ہے، جب مولانا علی میاں ندوۃ العلماء لکھنؤ میں عربی ادب اور تفسیر وحدیث کے علاوہ منطق اور اسلامی تاریخ کے استاد تھے۔ اِس دور کا اختتام ان کی عملی دعوتی تحریک کے قیام اور مصروفیات کی وجہ سے ہوا، جس کا مقصد طلباء میں اسلامی اقدار کا احیاء تھا۔ مولانا کی مستقل تدریسی خدمات کا دوسرا دور بھی ندوہ ہی کا ہے، جو یکم رمضان ۱۳۶۲ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۴۳ء سے ۲۹ ذی القعدہ ۱۳۶۴ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۵ء تک کا ہے۔ اس دور کے انقطاع کا سبب بھی ان کی

دعوتی اور تبلیغی مصروفیات تھا۔ لیکن مولانا علی میاں ۱۹۴۳ء مطابق ۱۳۶۲ھ سے ۱۹۵۰ء مطابق ۱۳۶۹ھ کے عرصے میں ادارۂ تعلیماتِ اسلامی لکھنؤ کے مرکز میں قرآن و حدیث پر خصوصی لیکچرز دیتے رہے۔ اِن لیکچرز کے منقطع ہونے کا سبب مشرقِ وسطیٰ کا سفر اور جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی منتقلی بنا۔ مولانا علی میاں ۱۹۵۱ء مطابق ۱۳۷۰ھ میں ندوۃ العلماء کے مہتمم بھی رہے۔ ۱۹۵۲ء مطابق ۱۳۷۱ھ میں بیرونی دوروں سے وطن واپسی پر مرکز تبلیغی جماعت، کچہری روڈ، لکھنؤ میں سلسلۂ تدریس دوبارہ میں شروع ہوا، لیکن بعض نامعلوم وجوہات کی بنا پر طویل عرصے تک منقطع رہا اور پھر دوبارہ ۱۹۹۲ء مطابق ۱۴۱۲ھ میں جاری ہوا۔ پھر یہ سلسلۂ تدریس مولانا کی زندگی کے آخری ایام میں ماہِ رمضان میں اپنے ہی گھر پر دائرہ شاہ علم اللہ ہوتا رہا، جو ۱۹۹۸ء مطابق ۱۴۱۸ھ میں شدید علالت کے باعث منقطع ہو گیا (۱۴)۔

علمی خدمات

مولانا سید ابوالحسن ندویؒ کی علمی خدمات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ کرنے کے لیے طویل وقت اور وسیع قرطاس کی ضرورت ہے۔ مولانا علی میاںؒ اُمت مسلمہ کے لیے، اپنی عربی اور اردو تصنیفات اور تحقیقات کا عریض، عمیق، متنوع اور قیمتی ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کے قلم نے اردو اور عربی دونوں زبانوں میں یکساں سلاست و سہولت سے ایسا ادبی اسلوب پیدا کیا ہے جس کی خشبو مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی ہے۔ ذیل میں مولانا علی میاںؒ کی اُن معروف تالیفات، تصنیفات، خطبات، تقاریر، خطوط اور انٹرویوز کا تعارف پیش کیا جائے گا جو اردو یا عربی زبان میں ہیں لیکن اُن کا ترجمہ عربی، اردو اور انگریزی میں ہوا ہے، اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کتب کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔

اُردو تالیفات و تصنیفات

(۱) ابلیس کی مجلسِ شوریٰ:

یہ مولانا علی میاں کا ایک عربی مضمون ہے۔ اِس کا اُردو ترجمہ مولوی شمس تبریز خاں

صاحب نے کیا ہے۔ یہ مضمون اب مولانا سیدابوالحسن علی ندوی کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔اس کتاب کومجلس نشریاتِ اسلام،کراچی، نے شائع کیا ہے(۱۵)۔

(۲) ابوجہل کی نوحہ گری:

یہ مولانا علی میاں کا ایک عربی مضمون ہے جس کا ترجمہ مولوی شمس تبریز خاں صاحب نے کیا ہے، جواب مولانا سیدابوالحسن علی ندوی کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کومجلس نشریاتِ اسلام،کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۳) اپنے گھر سے بیت اللہ تک:

اِس تحریر میں مولانا علی میاں نے اپنے سفر حرمین شریفین کے قلبی تاثرات کوقلم بندفرمایا ہے۔اِس کتاب کومجلس نشریاتِ اسلام،کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۴) ارکانِ اربعہ:

''الارکان الاربعۃ'' مولانا علی میاں کے قلم سے، اسلام کے بنیادی ارکان پر لکھی جانے والی مبسوط اورمنفرد عربی کتاب ہے۔اس کتاب کااردوترجمہ''ارکانِ اربعہ'' کے نام سے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵) اسلام ایک تغیر پذیر دنیامیں:

مولانا سیدابوالحسن ندویؒ کا ایک فکرانگیز کتابچہ ہے جس میں اُنہوں نے دورِ جدید میں اسلامی نظامِ حیات کی بقااور چیلنجز کامقابلہ کرنے کے لیے اُمتِ مسلمہ کی رہنمائی فرمائی ہے ۔اِس کتابچے کومجلس نشریاتِ اسلام،کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶) اسلام کا تعارف:

اسلام کے بنیادی نظریات کے تعارف پر مشتمل مولانا کی کتاب جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۷) اسلام کے قلعے:

مولانا کے چند اردو مضامین پر مشتمل کتابچہ ہے جو رسالہ ''الفرقان'' اور ''الندوۃ'' میں شائع ہوئے تھے۔ مولانا علی میاں نے اِن مضامین میں دینی مدارس کو چلانے کے مقاصد اور نصاب میں ترامیم کے لیے تفصیلی تجاویز دی ہیں۔ بعض نقائص اور خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے مدارسِ دینیہ عربیہ کے علمائے کرام کو اُن کی ذمہ داریاں بھی یاد دلائی ہیں (۱۶)۔

(۸) اسلام میں عورت کا درجہ اور اُس کے حقوق و فرائض:

اسلام میں عورت کے مقام اور اس کے حقوق و فرائض کے حوالے سے مولانا علی میاں کی ایک گراں قدر اور مفید کتاب ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹) اسلامی بیداری کی لہر پر ایک نظر:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اس مضمون میں بیسویں صدی میں اُٹھنے والی اسلامی تحریکات کے پسِ پشت عوامل، ان کے اثرات اور اُن کے مستقبل کے بارے میں گراں قدر تجزیہ فرمایا ہے۔ اس کتابچے کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۱۰) اسلامیات اور مغربی مستشرقین و مسلمان مصنفین:

اِس کتاب میں اسلام پر تحقیق کے حوالے سے مستشرقین کے رویے اور مسلمان

مصنفین کے معذرت خواہانہ رویے کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اسلام کی حقانیت اور اُس پر اعتراضات کا مختصر و مدلل جواب بھی موجود ہے۔ کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۱۱) اسماء حسنیٰ:

اللہ سبحانہ کے اسمائے مبارکہ کی مختصر تفہیم اور تشریح پر مشتمل مولانا کا یہ کتابچہ مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۱۲) اصلاحیات:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی باقاعدہ تالیف نہیں ہے بلکہ مولانا کی وہ ایمان افروز تقاریر ہیں جو آپ نے مختلف اوقات اور مقامات پر فرمائی ہیں۔ ''مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی'' نے اِن تقاریر کو محفوظ کر کے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے۔

(۱۳) اقبال اور عصری نظام تعلیم:

یہ مولانا علی میاں کا ایک عربی مقالہ ہے، جس کا ترجمہ ''مولوی شمس تبریز خاں'' نے کیا ہے۔ اب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی'' کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔ یہ عربی مقالہ قاہرہ یونیورسٹی، (سابق جامعۃ فواد الاول) میں ۵، رجب ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۰، اپریل ۱۹۵۱ء کو پڑھا گیا (۱۷)۔

(۱۴) اقبال اور مغربی تہذیب وثقافت:

اصلاً عربی مقالہ ہے۔ لیکن اب، مولانا کی کتاب ''مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش'' سے ماخوذ ہے اور کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس

نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۱۸)۔

(۱۵) اقبال درِدولت پر:

اصل میں یہ مولانا کا ایک شاہکار عربی مضمون ہے، جو''اقبال فی مدینۃ الرسول'' کے عنوان سے ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۵ھ میں دمشق ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہوا تھا۔ اِسی عربی مضمون کو مولانا علی میاں نے اضافوں کے ساتھ، اُردو زبان کے خوب صورت قالب میں ڈھالا ہے جو''اقبال درِدولت پر'' کے نام سے اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اِس مضمون میں مصنف نے علامہ اقبال کی نظم ''ارمغانِ حجاز'' کے مختلف حصوں سے، جسے وہ اقبال کے خیالی سفر حرمین الشریفین کی روداد قرار دیتے ہیں، اقبال کے اس روحانی سفر کی تفصیل کو دل نشیں انداز سے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۱۹)۔

(۱۶) اقبال کا پیغام بلادِ عربیہ کے نام:

اس عربی مقالے کا اردو ترجمہ شمس تبریز خاں صاحب نے کیا۔ اب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۱۷) اقبال کی شخصیت کے تخلیقی عناصر:

یہ عربی مقالہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۱ء مطابق جمادی الاول، ۱۳۷۰ھ کو قاہرہ کے مشہور تعلیمی مرکز اور دانش گاہ، دارالعلوم میں پڑھا گیا۔ اِس مقالے کا اردو ترجمہ شمس تبریز خاں صاحب نے کیا، جواب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے(۲۰)۔

(۱۸) اقبال کا نظریہ علم وفن:

۱۹۵۰ء مطابق ۱۳۶۹ھ میں حجاز، مصر اور شام کے ایک سالہ قیام کے دوران مولاناؒ نے ''اقبال اور اُن کے فکر وفن'' سے متعلق چند مقالات لکھے جو دارالعلوم اور قاہرہ یونیورسٹی میں پڑھے گئے۔ ان کا اردو ترجمہ شمس تبریز خاں صاحب نے کیا جواب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہیں۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۲۱)۔

(۱۹) المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ:

حضرت علیؓ ابنِ ابی طالب کی سیرت طیبہ پر لکھی گئی مفصل اور معروف کتاب ہے جو مولانا علی میاں نے عربی زبان میں تحریر کی۔ اِس کتاب کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے۔ اردو زبان میں اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۲۰) اُمت اسلامیہ کا مستقبل خلیجی جنگ کے بعد:

اِس کتابچے کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔ اِس تحریر میں مولانا علی میاںؒ کی دُوررس نگاہوں نے اُمت مسلمہ کو مستقبل میں پیش آنے والے طوفانوں کو دیکھ کر آگاہ کر دیا تھا۔ آج اُمت اُن طوفانوں کی زد میں ہے۔

(۲۱) اندلس:

مولانا کے دور طالب علمی کا ایک مضمون ہے جس کا حوالہ تو خود مولانا نے دیا ہے، لیکن اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی ہے(۲۲)۔

(۲۲) ''انسانِ کامل''اقبال کی نگاہ میں:

یہ اُس عربی مقالے کا دوسرا حصہ ہے جو مولانا نے قاہرہ یونیورسٹی (سابق جامعۃ فوادالاول) میں ۵، رجب ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۰، اپریل ۱۹۵۱ء کو پڑھا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ ہے جو ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا۔ اب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۲۳)۔

(۲۳) انسانی دنیا پر مسلمانوں کے زوال کے اثرات:

مولانا نے یہ عربی کتاب ''ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین'' ۱۹۴۷ء میں لکھی۔ اس عربی کتاب نے سارے عالم عرب سے خراج تحسین وصول کیا۔ یہ کتاب ۱۹۵۰ء مطابق ۱۳۶۹ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی۔ اور اسے ''دارالقرآن الکریم''، سوریہ، (شام) نے بھی ۱۹۷۷ء میں شائع کیا ہے۔ یہ بیسویں صدی کی سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ''**انسانی دنیا پر مسلمانوں کے زوال کے اثرات**'' کے نام سے اور دیگر کئی زبانوں میں بھی ہوا ہے۔ یہ کتاب اب ایک "Classic" کی حیثیت رکھتی ہے۔ مولانا علی میاں نے اِس کتاب میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کے دورِ حکومت کا بے لاگ جائزہ لیا ہے۔ حکمرانوں کے بے لگام اختیارات، جبر اور تعیش، دین اور سیاست کی عملی تفریق، صلحائے اُمت کی جدوجہد اور اصلاح حال کی کوششیں، مسلمانوں کے زوال کے اثرات، یہ موضوعات اس علمی کاوش کا حصہ ہیں۔ اِس کتاب کی خوبیوں کے علاوہ ایک خصوصیت یہ ہے کہ اُس زمانے کے عظیم مجاہد اور مفکر اسلام سید قطب شہید نے اس کتاب کا مقدمہ لکھا ہے، جو قابل ستائش ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے عنوان کی معمولی تبدیلی ''**انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر**'' کے ساتھ دوبارہ شائع کیا ہے۔

(۲۴) انسانی علوم کے میدان میں اسلام کا انقلابی وتعمیری کردار:

مولانا علی میاں نے اِس کتاب میں سماجی اور عمرانی علوم میں اسلام کے تعمیری کردار کو پیش کرنے کے علاوہ دیگر فلسفوں کے نقائص کو بھی بے نقاب کیا ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۲۵) انسانیت کے محسن اعظم ﷺ:

رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ میں لکھا گیا کتابچہ جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۲۶) ایک اہم دینی دعوت:

''تبلیغی جماعت'' کے مؤسس حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور اُن کی دعوت اِس کتابچے کا موضوع ہے۔ مولانا علی میاں نے مولانا الیاسؒ کی دعوت کے اسلوب کی توضیح، اور اُس کے اُصول ومبادی اور فکری اساس پر قلم اٹھایا ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے پہلی مرتبہ ۱۹۷۹ء میں شائع کیا۔

(۲۷) ایک لمحہ جمال الدین افغانی کے ساتھ:

یہ مولاناؒ کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے، جواب ان کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۲۴)۔

(۲۸) بصائر:

برصغیر پاک وہند کی دینی اور اصلاحی تحریکات کے اجمالی تعارف پر مشتمل کتابچہ جسے

مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے

(۲۹) پاجا سراغِ زندگی:

مولانا نے اس کتاب میں ایک اہم ترین مسئلے کو اُجاگر کیا ہے۔ اُن کی نظر میں بیسویں صدی میں عالم اسلام کو درپیش سب سے اہم معرکہ، اسلام اور مغربیت کی کشمکش ہے۔ اور اِس وقت نظام حکومت پر قابض طبقے، سوادِ اعظم اور عام مسلمانوں کے درمیان بھی ایک بڑی کشمکش برپا ہے۔ آج دنیا کی زمام کار جس طبقے کے ہاتھ میں ہے، اُس کے خیال میں اسلام اپنی ساری افادیت کھو چکا ہے، لہٰذا آج کے دور کا سب سے اہم معرکہ یہ ہے کہ اسلام نظام حیات کی حقانیت و افادیت کو ثابت کرنے کے لیے علم و عمل کا وہ معیاری نمونہ سامنے آئے کہ زمانہ خود آگے بڑھ کر اِسے قبول کر لے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس گراں قدر تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے پہلی بار ۱۹۷۸ء میں شائع کیا (۲۵)۔

(۳۰) پرانے چراغ:

اِس تالیف میں مولانا نے بعض اُن شخصیات کا تذکرہ کیا ہے جن میں باہم فکری آویزش رہی ہے یا جن سے خود مولانا کے فکری اختلافات تھے۔ اِس تذکرے میں اُن معاصر شخصیات کی سوانح بھی ریکارڈ ہو گئی ہیں۔ اِس تالیف میں مولانا کا اپنے استاد ''مولانا خلیل عرب'' کی یاد میں لکھا ہوا مقالہ بھی شامل ہے۔ اس کتاب کو مکتبہ فردوس لکھنؤ نے ۱۹۷۵ء میں اور مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا (۲۶)۔ جنرل ضیاء الحق کو مسجد اقصیٰ کا موڈل پیش کرتے وقت جو الفاظ ادا کیے وہ مولانا علی میاں کے جذبۂ ایمانی، اُمت مسلمہ کی محبت اور حق و باطل کی کشمکش میں اُمت مسلمہ کے کردار کے بارے میں اُن کے تصور کی عکاسی کرتے تھے (۲۷)۔ اب اِس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔

(۳۱) پندرھویں صدی ہجری ماضی وحال کے آئینے میں:

کتابچہ عالمِ اسلام کا چشم کشا جائزہ ہے جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا

(۳۲) تاریخ دعوت وعزیمت:

مولانا کی یہ کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔پہلی جلد ۱۹۵۴ میں تصنیف کی گئی ۔اسے دارالمصنفین لکھنؤ نے شائع کیا تھا (۲۸) ۔ اِس جلد میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کے حکمرانوں کی حالت زار کا بیان ملتا ہے۔کتاب میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کے دور حکومت کا بے لاگ جائزہ لیا ہے۔حکمرانوں کے بے لگام اختیارات، جبر اور تعیش، دین اور سیاست کی عملی تفریق، صلحائے اُمت کی جدوجہد اور اصلاح حال کی کوششیں، مسلمانوں کے زوال کے اثرات، یہ موضوعات اس علمی کاوش کا حصہ ہیں۔ پھر فتنۂ تاتار اور اسلام کی ایک نئی آزمائش کا ذکر ہے، پھر اہم دینی اور فکری شخصیات کا تذکرہ ہے۔ دو جلدیں سیرت سید احمد شہید پر مشتمل ہیں۔ کتاب کی تیسری جلد ''مشائخ چشت'' کے حالات پر مبنیہے۔ کتاب کی دوسری، چوتھی اور پانچویں جلد تین عظیم اسلامی شخصیات، ابن تیمیہؒ، مجدد الف ثانیؒ اور شاہ ولی اللہ پر ہیں۔ یہ کتاب علم الرجال یا سوانح حیات نہیں بلکہ دعوت اسلامی کی تحریک کو دوسری صدی ہجری سے تسلسل اور تفصیل کے ساتھ پیش کرنے کی ایک کامیاب کوشش ہے جس کی آخری کڑی سید احمد شہید کی تحریکِ اصلاح و جہاد ہے۔ اِس کتاب کو فکر اسلامی کی تاریخ بھی کہا جاتا ہے (۲۹)۔ یہ کتاب عربی زبان میں بھی منتقل ہو چکی ہے۔ یہ کتاب مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۶۳ء اور مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے ۱۹۷۸ء میں شائع کی۔ اس کا انگریزی ترجمہ "Saviours of Islamic Spirt" کے نام سے بھی ہو چکا ہے۔ اِس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے سات جلدوں میں دوبارہ شائع کیا ہے۔

(۳۳) تبلیغ ودعوت کا معجزانہ اسلوب:

یہ مولانا علی میاں کے عربی خطبات کا ایک سلسلہ تھا جو اب عربی کتاب کی شکل میں چھپ چکا ہے(۳۰)۔ اِس کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔ اِس کا اردو ترجمہ مولانا عبداللہ عباس ندوی نے ''تبلیغ ودعوت کا معجزانہ اسلوب'' کے عنوان سے کیا ہے۔ کتاب مختصر، جامع اور بے حد مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اِس کتاب میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کی حکمتِ تبلیغ کا اصلوب اور اُن کے ایمان افروز تجربات کو بیان کیا گیا ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۳۴) تحفۂ پاکستان:

یہ کتاب مولانا کی اُن تقاریر کا مجموعہ ہے جو مئی ۱۹۸۴ء میں قیام کراچی کے دوران کی گئیں۔ کتاب کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کی مولانا پاکستان کو کیسا دیکھنا چاہتے تھے؟ انہیں کیا توقعات وابستہ تھیں؟ اہل پاکستان کے فکرونظر میں کیا جھول ہے؟ اُنہیں منزل کے حصول کے لیے کیا کرنا چاہیے؟۔ یہ کتاب مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۹ء میں شائع کی تھی(۳۱)۔ اب دوبارہ شائع ہوئی ہے۔

(۳۵) تحفۂ دین ودانش:

مالوہ، اُجین اور اندور کے مقامات پر کی گئی تقاریر کا مجموعہ جسے مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۳۶) تحفۂ کشمیر:

اُن خطبات اور تقاریر کا مجموعہ جو سری نگر کے مختلف مقامات پر کی گئیں۔ اسے مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۳۷) تحفۂ مشرق:

مولانا کی اُن تقاریر کا مجموعہ ہے جو بنگلہ دیش میں کی گئیں۔ اسے مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۳۸) تذکرہ فضل الرحمٰن گنج مرادپوری:

مولانا علی میاں نے عصر حاضر کے بزرگ مشائخ کی سوانح عمریاں بھی لکھی ہیں، جو ایک علیحدہ تاریخی اور صوفیانہ کام ہے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اِس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۳۹) تزکیہ واحسان یا تصوف وسلوک :

یہ کتاب تزکیۂ نفس کی ضرورت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں تصوف وسلوک یا الفاظ دیگر تزکیۂ نفس کو الہامی نظام سے تعبیر فرمایا ہے۔ ان کے نزدیک اخلاق کی پاکیزگی اِسی نظام کی بدولت حاصل ہوسکتی ہے۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۴۰) تعمیرِ انسانیت:

اسلام میں انسانیت کا مقام اور پیغام کے موضوع پر مولانا کی تالیف ہے جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۴۱) تہذیب وتمدن پر اسلام کے احسانات:

مولانا سیدابوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۴۲) جاہلیت کی بازگشت:

یہ مولانا کا ایک عربی مضمون ہے۔ اِس کا اردو ترجمہ ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا ہے، جو اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ یہ کتاب، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے(۳۲)۔

(۴۳) جب ایمان کی بہار آئی:

یہ اصلاً عربی کتاب '' أ ذا هبت ريح الايمان" جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کے لیے لکھی گئی تھی۔ ۱۹۵۳ء مطابق ۱۳۷۲ھ میں، مولانا علی میاں نے تحریک اصلاح و جہاد کی اثر انگیز تاریخ کو سادہ عربی زبان میں مرتب کرنا شروع کیا تا کہ ہندوستان کی اسلامی تحریک کے قائد ''سید احمد شہید'' کا مقام و مرتبہ اور مومنانہ ومجاہدانہ کردار عرب دنیا کے سامنے آ جائے۔ بعد میں اِس کتاب کو مولانا کے برادرزادے مولوی محمد الحسنی نے ''جب ایمان کی بہار آئی'' کے نام سے اردو زبان میں منتقل کیا۔ کتاب سید احمد شہیدؒ اور اُن کے رفقاء کے ایمان افروز واقعات سے لبریز ہے۔ اِس کتاب کو مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کیا ہے(۳۳)۔

(۴۴) چاند:

علامہ اقبالؒ کی ایک اردو نظم ہے۔ مولانا علی میاں نے ۱۶ برس کی عمر میں اِس کا عربی ترجمہ کیا اور خود علامہ اقبالؒ سے اس کی داد وصول کی تھی۔ یہ کتاب، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے(۳۴)۔

(۴۵) حجازِ مقدس اور جزیرۃ العرب (اُمیدوں اور اندیشوں کے درمیان) :

مولانا علی میاں کے سعودی عرب کی حکومت کے ساتھ خصوصی مراسم تھے، لیکن اِس

کے باوجود بھی، اِس خیر خواہ اور دردمند دل رکھنے والے انسان نے اپنے ذاتی مصالح کے بجائے اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی بات کی۔ اِس کی صحیح تصویر اُن کی اِس کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ کتاب بھی مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کی ہے۔

(۴۶) حدیثِ پاکستان:

مولانا کی یہ کتاب ۱۹۷۸ء میں دورۂ پاکستان کے دوران مختلف اجتماعات، جامعات اور مدارس میں کی جانے والی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ ان تقاریر کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کی مولانا پاکستان کو کیسا دیکھنا چاہتے تھے؟ انہیں کیا توقعات وابستہ تھیں؟ اہل پاکستان کے فکر ونظر میں کیا جھول ہے؟ اُنہیں منزل کے حصول کے لیے کیا کرنا چاہیے؟۔ اِس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا (۳۵)۔

(۴۷) حدیث کا بنیادی کردار:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۴۸) حضرت مولانا محمد الیاس اور اُن کی دینی دعوت:

کتاب میں مولانا الیاس کی سوانح، اُن کی دعوت کے اسلوب کی توضیح، اور اُس کے اُصول و مبادی اور فکری اساس کا بیان ہے۔ اسے کتب خانہ الفرقان لکھنؤ نے ۱۹۵۵ء میں اور مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا (۳۶)۔

(۴۹) حیاتِ عبدالحیٔ:

کتاب میں مولانا نے اپنے خاندان کے بزرگوں کے حالات زندگی، اُن کی صفات اور تصنیفات کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔اس کتاب کو ''اردو مراٹھی پرکاشن''، پونہ، نے ۱۹۸۸ء اور ''مجلس نشریاتِ اسلام'' کراچی، نے بھی شائع کیا ہے۔

(۵۰) خطباتِ مفکرِ اسلام:

یہ کتاب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تمام دعوتی اور علمی تقاریر و خطبات کے مجموعے پر مشتمل ہے۔اِس کتاب کو مولانا محمد کاظم ندوی صاحب نے مرتب کیا ہے۔ چار جلدوں پر مشتمل اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے ۲۰۰۴ء میں شائع کیا ہے۔

(۵۱) خواتین اور دین کی خدمت:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے جس میں اُنہوں نے خواتین کو یہ بتایا ہے کہ وہ دعوت دین کا کام کس طرح کرسکتی ہیں۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۲) خلفائے اربعہ:

خلفائے راشدین کے تذکرے پر مشتمل کتابچہ ہے جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۳) دریائے کابل سے دریائے یرموک تک:

تاریخی حقائق پر مبنی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۴) دستورِ حیات:

اسلامی طرز زندگی گزارنے کی ہدایات پر مشتمل تالیف ہے۔ اِسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۵) دو متضاد تصویریں:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے جس میں اُنہوں نے آیت اللہ خمینی کے لائے ہوئے ایرانی انقلاب کا اسلامی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا ہے۔ اِس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۶) دو ہفتے ترکی میں:

یہ مولانا کا ایک مضمون ہے جو مجلّہ ''وائس آف اسلام'' میں شائع ہوا۔ اس بات کا ثبوت مولانا علی میاں کے ایک خط سے ملتا ہے جو اُنہوں نے پروفیسر خورشید احمد کے نام لکھا تھا۔ اِس خط میں اِس مضمون کو اشاعت کے لیے بھیجنے کا ذکر کیا ہے (۳۷)۔ اِس کتابچے کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۵۷) دین حق اور علمائے ربّانی:

مولانا کی اِس تحریر کو کتابچے کی شکل میں مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۵۸) دین و مذہب:

۲۸ برس کی عمر میں، مولانا نے یہ مبسوط علمی مقالہ ''جامعہ ملیہ'' کی دعوت پر، ۱۹۴۲ء مطابق ۱۳۶۱ھ میں پڑھا، جو بعد میں ''دین و مذہب'' کے نام سے شائع ہوا (۳۸)۔

(۵۹) ذکرِخیر:

مولانا علی میاں نے اِس تحریر میں اپنی والدہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا(۳۹)۔

(۶۰) ذوق وشوق:

یہ مولانا کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے، جواب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔

(۶۱) ذہنی واعتقادی ارتداد:

یہ اصلاً مولانا کی عربی تصنیف "ردہ ولا ابابکر لها" ہے، جسے'' المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کیا تھا۔کتاب ''ذہنی واعتقادی ارتداد'' اس کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں مولانا علی میاں نے بیسویں صدی کے آخری دور کو، عالم اسلام کے ''ارتداد'' کا دور قرار دیا ہے۔یہ ارتداد ہمہ گیر اور قوت کے اعتبار سے انتہائی کامیاب ہے۔مسلمانوں کا کوئی علاقہ اس سے محفوظ نہیں رہا ہے۔اِس ارتداد کی ایک شکل عالم اسلام کے خلاف یورپ کی ثقافتی یلغار ہے اور دوسری مادہ پرستانہ فلسفے پر مبنی سماجی، معاشی اور سیاسی نظام زندگی کا پرچار اور فروغ ہے جس کی بنیاد وحی، نبوت اور زندگی بعد موت (اور جوابدہی) کا انکار ہے۔ اِس ''ارتدادی طوفان'' نے اخلاقی اقدار کو یکسر بدل دیا ہے۔اور نیتجتاً، حیوانی خواہشات کی تسکین ہی افراد اور قوموں کا منتہائے نظر قرار پا گیا ہے(۴۰)۔اِس کتاب کے اہم حصوں کا اردو ترجمہ: ''ذہنی واعتقادی ارتداد'' کے نام سے، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، نے بھی ۲۰۰۱ء میں تیسری مرتبہ شائع کیا ہے(۴۱)۔

(۶۲) ساقی نامہ:

مولانا کے اس عربی مضمون کا اردو ترجمہ ''شمس تبریز خاں صاحب'' نے کیا ہے جو اب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے(۴۲)۔

(۶۳) سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ:

مولانا علی میاں نے عصر حاضر کے بزرگ مشائخ کی سوانح عمریاں بھی لکھی ہیں، جو ایک علیحدہ تاریخی اور صوفیانہ کام ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۴) سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۶۵) سیرت رسول اکرم ﷺ:

یہ مولانا علی میاں کی زبانِ مبارک سے سیرت النبی ﷺ پر ''السیرۃ النبویہ'' کے نام سے قلم بند ہونے والی عربی کتاب ہے۔ زندگی کے آخری ایام میں ضعف بصارت اور ایک آنکھ کے زیاں کے باعث، مآخذ اور حوالوں کے لیے اپنے معاونین اور کاتب کی مدد سے یہ کتاب املا کروائی گئی۔ اس کتاب میں چھٹی صدی میں موجود روم، فارس، ہندوستان، عرب اور یورپ میں بسنے والی اقوام کی ذہنی حالت کا تاریخی جائزہ لیا گیا ہے، اور خاص طور پر جزیرۃ العرب کا تاریخی، جغرافیائی، سماجی، معاشی اور دینی منظر نامہ پیش کیا گیا ہے۔ ایک مستند کتاب ہونے کی

وجہ سے اس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے۔ مولانا کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(٦٦) سیرت محمدی ﷺ دعاوں کے آئینے میں:

مولانا کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(٦٧) سیرت سید احمد شہید:

مولانا علی میاں کی پہلی اہم اور بڑی کتاب ہے جو ۱۹۳۹ء (کے آغاز) مطابق ۱۳۵۷ھ میں شائع ہوئی (۴۳)۔ اُس وقت مولانا کی عمر پچیس برس تھی (۴۴)۔ مولانا نے بعد میں اس کتاب کی دوسری جلد بھی لکھی (۴۵)۔ جو ۱۹۷۴ء مطابق ۱۳۹۴ھ میں سامنے آئی (۴۶)۔ اس کتاب کی اولین اشاعت، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اور چوتھی اشاعت ،ایچ۔ ایم۔ سعید اینڈ کمپنی، کراچی نے ۱۹۷۵ء میں کی۔

(٦٨) شاعر اسلام اقبالؒ: حیات وخدمات:

مولانا کا عربی مقالہ ہے جو ۱۹۵۱ء مطابق ۱۳۷۰ھ میں سعودی ریڈیو سے نشر ہوا۔ اِس کا اردو ترجمہ شمس تبریز خاں نے کیا، اوراب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے (۴۷)۔

(٦٩) شاہ ولی اللہ بحیثیت مصنف:

مولاناؒ نے یہ مقالہ مولانا محمد منظور نعمانی کے مجلّے ''الفرقان'' کے شاہ ولی اللہ نمبر کے لیے تحریر فرمایا تھا (۴۸)۔

(۷۰) شرقِ اوسط کی ڈائری:

یہ کتاب اصلاً، اکتوبر ۱۹۵۱ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ میں، مشرقِ وسطیٰ کے ممالک اور تیسرے حج کے طویل سفر کے بعد ہندوستان واپسی پر مولانا کی لکھی ہوئی ڈائری ہے، جو ''مذکّرات سائح فی الشرق العربی'' کے نام سے مصر سے چھپی۔ اِس کا اردو ترجمہ ''شرقِ اوسط کی ڈائری'' کے نام سے چند بار چھپا ہے (۴۹)۔

(۷۱) شکوہ اور مناجات:

عربی مضمون کا ترجمہ ہے۔ اب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۷۲) صحبتے با اہلِ دل:

حضرت شاہ محمد یعقوب مجددی بھوپالیؒ کے ملفوظات پر مشتمل تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۷۳) طارق کی دعا:

عربی مضمون کا ترجمہ ہے جو کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۷۴) طوفان سے ساحل تک:

''محمد اسد'' کی کتاب ''Road to Makkah'' کے عربی قالب ''الطریق الی مکہ'' کا ترجمہ اور تلخیص ہے جسے مولانا علی میاں نے مصنف کی اجازت سے شائع کیا تھا۔ یہ

کتاب ہر جویائے حق اور صاحب ذوق کے پڑھنے کے لائق ہے(۵۰)۔

(۷۵) عارفِ ہندی کی خدمت میں چند گھنٹے:

مولانا علی میاں نے ۱۹۳۷ء مطابق ۱۳۵۶ھ میں علامہ اقبالؒ سے دوسری مرتبہ ملاقات کی اور کئی گھنٹے علامہ کے التفات وارشادات سے فیض یاب ہوئے۔ اِس ملاقات کے تاثرات کو مولانا نے قلم بند کیا تھا جو ''عارفِ ہندی کی خدمت میں چند گھنٹے'' کے عنوان سے پنجاب کے ایک رسالے میں شائع ہوا(۵۱)۔

(۷۶) عالمِ عربی کا المیہ:

اِس تالیف میں عالم عرب کی خامیوں کا بے لاگ جائزہ لیا ہے۔ کتاب مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کی ہے

(۷۷) عصر حاضر میں دین کی تفہیم وتشریح:

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی کتاب ''قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں''، ہی اِس کتاب کا اصل موضوع ہے۔ مولانا علی میاںؒ کو سید مودودیؒ کے تصور دین اور دعوت دین سے بنیادی اختلاف تھا۔ اِس کتاب میں مولاناؒ نے انتہائی شائستہ اور علمی انداز میں اِس اختلاف کی وضاحت کی ہے۔ مولانا کے نزدیک، سیاست میں دخول اور حکومت کا قیام، کارِ دین نہیں ہے۔ اِس ضمن میں اُنہوں نے جماعت کے دینی مزاج اور عبادات پر بھی بحث کی ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۷۸) علم دائم کے رابطہ کی ضرورت وافادیت:

یہ اُس تقریر کا عنوان ہے، جو مولانا علی میاں نے ''خدا بخش سالانہ خطبہ'' کے طور پر،

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، میں ۱۶، اکتوبر ۱۹۷۷ء مطابق شوال ۱۳۹۷ھ کو پیش کی تھی (۵۲)۔

(۷۹) قادیانیت۔ مطالعہ و جائزہ:

مولانا علی میاںؒ نے یہ کتاب ''القادیاني والقادیانیہ'' کے عنوان سے عربی زبان میں لکھی۔ اس تالیف کا مقصد عرب ممالک کے باشندوں کو قادیانی تحریک کے مضمرات و نتائج سے آگاہ کرنا تھا، کیونکہ اُس وقت یہ گروہ، ''قادیانیت'' کو پھیلانے میں سرگرم تھا اور قادیانیت ہی کو اصل اسلام کے طور پر پیش کر رہے تھا۔ بعد میں اِس کتاب کو اُردو کا جامہ پہنا کر ''قادیانیت۔ مطالعہ و جائزہ'' کے عنوان سے شائع کیا گیا۔ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔ مولانا نے اِس کتاب میں قادیانیت کے مؤسسین، اُن کے عقائد اور دعوت کے تدریجی ارتقاء کا محققانہ جائزہ لیا ہے اور قادیانیت کے بطلان کے ثبوت پیش کیے ہیں۔ اِس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۸۰) قرآنی اِفادات:

قرآن مجید میں بیان کردہ مضامین پر مشتمل کتاب ہے۔ اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کیا ہے۔ مولانا رسال الدین احمد حقانی نے اس کتاب میں مولانا علی میاں کی تحریروں، تقاریر اور اقتباسات کو جمع کر دیا ہے۔

(۸۱) کاروانِ ایمان و عزیمت:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے، جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۲) کاروانِ زندگی:

یہ کتاب مولانا علی میاں کی خودنوشت ہے۔اس کتاب میں مولانا نے اپنے حالات زندگی، تعلیمی مشاغل اوراساتذہ کا ذکر کیا ہے۔مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر جذبات کا اظہار بھی ملتا ہے۔اس کتاب کو''مجلس نشریاتِ اسلام'' کراچی نے سات جلدوں میں شائع کیا ہے۔

(۸۳) کاروانِ مدینہ:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۴) کلام اقبال میں تاریخی حقائق واشارات:

یہ اردو مقالہ ہے جو''اقبال کے کلام میں تاریخی حقائق واشارات'' کے نام سے ''مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن امریکہ'' کی ایک مجلسِ علمی میں پڑھنے کے لیے لکھا گیا۔اب مصنف کی کتاب''نقوشِ اقبال'' میں''کلام اقبال میں تاریخی حقائق واشارات'' کے نام سے شامل ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے(۵۳)۔

(۸۵) مذہب وتمدن:

یہ مولانا علی میاں کی لکھی ہوئی ایک کتاب ہے، جسے انہوں نے دینی مدارس کے طلباء کے مطالعہ کے لیے مفید قرار دیا ہے۔مولانا نے اس کتاب کی افادیت کا ذکر اپنے ایک خط بنام''مولانا محمد فضل''میں کیا ہے(۵۴)۔اِسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۶) مرد مومن کا مقام:

مولانا کے ایک عربی مضمون کا اردو ترجمہ ہے، جو''شمس تبریز خاں صاحب'' نے

کیا ہے۔اب مولانا کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ ۱۳۴ پر موجود ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۷) مسئلہ فلسطین:

مسئلہ فلسطین پر مولانا کا مدلل مضمون ہے جو کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔

(۸۸) مسافر غزنی وافغانستان:

مولانا کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے جواب کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ ۲۰۱ پر موجود ہے۔مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۸۹) مسجدِ قرطبہ:

مولانا کے ایک عربی مضمون کا ترجمہ ہے جواب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کے صفحہ ۱۶۸ پر موجود ہے۔مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹۰) مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش:

اِس عنوان کے تحت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے نہایت وقیع تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ مولانا علی میاں کی نظر میں دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء، لکھنؤ کی تعلیمی تحریکیں، مولانا محمد الیاس کی اصلاحی تحریک، علامہ اقبال کی فکری تحریک، مصر اور برصغیر میں الاخوان المسلمون اور جماعت اسلامی کی تحریک دعوت و دین درحقیقت ایک ہی مقصد کے حصول کے

متنوع راستے تھے۔ اِن تحریکوں کے تاریخی کردار کا جائزہ لیتے ہوئے، مولانا علی میاں اِن تحریکات کے اختلافِ فکر وعمل کو تنوع پر محمول کرتے ہیں، اور اِن کو باہم متضاد اور متعارض نہیں گردانتے۔ اس کتاب کو، مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۸۱ء میں شائع کیا (۵۵)۔ اور جدید اضافوں کے ساتھ ۲۰۰۴ء میں شائع کیا ہے۔

(۹۱) مطالعہ قرآن کے اُصول ومبادی:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹۲) معرکۂ ایمان ومادیّت:

یہ سورۂ کہف کی تفسیر ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اِس تحریر میں ایمان اور مادیّت پرستی کے فرق اور اُن کے نتائج کو بیان فرمایا ہے۔ اِسے مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹۳) مکاتیب حضرت مولانا شاہ محمد الیاسؒ:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے۔ اسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا۔

(۹۴) مکاتیب یورپ:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے خطوط جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹۵) منصبِ نبوت اور اُس کے عالی مقام حاملین:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اس کتاب میں انتہائی خوب صورت پیرائے میں انبیاء کرامؑ کے حالات نبوت کو قلم بند کیا ہے۔ اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۹۶) نبیِ خاتم و دین کامل:

ختم نبوت پر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۹۷) نبیِ رحمت ﷺ:

سیرت پر مولانا کی تالیف جسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے جدید ترمیم کے ساتھ ۲۰۰۴ء میں شائع کیا۔

(۹۸) نشانِ منزل:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ اِسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۹۹) نقوشِ اقبال:

اس کتاب میں مولانا علی میاں نے علامہ اقبال کی اہم نظموں اور متفرق اشعار سے اسلام کے بنیادی فلسفے، تعلیمات، روح اور ملتِ اسلامیہ کی تجدید و اصلاح کے لیے اقبال کے

افکار کو دلنشیں نثری مضامین کے پیرائے میں ڈھالا ہے۔ اس کتاب میں فکر اقبال کے تمام اہم مباحث آ گئے ہیں جو اقبال کے تمام قارئین کے لیے یکساں مفید ہیں۔ ''نقوشِ اقبال'' در اصل مولانا علی میاں کی عربی کتاب '' روائع اقبال'' ہے جس کا اردو ترجمہ مولوی شمس تبریز خاں نے کیا تھا۔ ''روائع اقبال'' دیارِ عرب میں اقبالیات کو متعارف کرانے والی وہ کتاب ہے جس نے عربوں کو کلامِ اقبال کے صحیح ذائقے سے روشناس کرایا ہے۔ یہ کتاب مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۸۳ء میں شائع کی تھی اب ۲۰۰۴ء میں جدید اضافوں کے ساتھ شائع کیا۔

(۱۰۰) نئی دنیا (امریکہ) میں صاف صاف باتیں:

یہ امریکہ کے شہر ''شکاگو'' میں اسلامی تنظیموں اور اداروں کے کارکنان سے ۱۹۷۷ء میں کیا جانے والا مولانا کا ایک نصیحت آموز خطاب ہے۔ اِسے کتابی شکل میں مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام لکھنؤ نے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا (۵۶)۔ پھر، **''مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں''** کے نام سے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا (۵۷)۔ کتاب کا مقدمہ مولانا محمد الحسنی نے قلم بند کیا ہے۔

(۱۰۱) ہندوستانی مسلمان:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی تالیف ہے جس میں اُنہوں نے برصغیر پاک و ہند کی تہذیب وتمدن کی تعمیر میں **مسلمانوں** کے حصّے کو مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۱۰۲) یورپ، امریکہ اور اسرائیل:

یہ مولانا علی میاں کی ایسی کتاب ہے جس میں حقیقتِ حال کا برملا اظہار ہے

۔مسلمانوں کے لیے چشم کشا انکشافات ہیں۔اور اُمت مسلمہ کو مستقبل کے حوالے سے تنبیہ بھی کی گئی ہے۔اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

عربی تالیفات و تصنیفات

(۱) اذا هبت ريح الايمان:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی عربی تالیف ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کے پیش نظر لکھی گئی۔۱۹۵۳ء مطابق ۱۳۷۲ھ میں مولانا نے تحریک اصلاح و جہاد کی اثر انگیز تاریخ کو سادہ عربی زبان میں مرتب کرنا شروع کیا تاکہ اسلامی تحریک کے قائد ''سید احمد شہید'' کا مقام و مرتبہ اور مومنانہ و مجاہدانہ کردار عربوں کے سامنے آجائے۔ بعد میں اِس کتاب کو مولانا کے برادرزادے مولوی محمد الحسنی نے ''جب ایمان کی بہار آئی'' کے نام سے اردو زبان میں منتقل کیا۔ یہ کتاب مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کی ہے(۵۸)۔

(۲) أيها العرب:

مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔آپ نے دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔اِن مضامین نے مولانا کو بلادعرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنادیا۔یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۳) اسمعو ها منی صریحه:

مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔آپ نے دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔اِن مضامین نے مولانا کو بلادعرب کے پڑھے لکھے

طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(٤) العرب و الاسلام:

مولانا علی نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔ آپ نے دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(٥) اسمعي يا زهرة الصحراء:

مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔ آپ نے دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے

(٦) اسمعي يا سوريا:

مولانا علی میاں نے اپنے پہلے اور دوسرے سفر حجاز ومصر وغیرہ سے قبل دعوتی نقطۂ نظر سے چند عربی مضامین تحریر فرمائے تھے۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا (٥٩)۔

(٧) اسمعي يا مصر:

مولانا علی میاں نے اپنے پہلے اور دوسرے سفر حجاز ومصر وغیرہ سے قبل دعوتی نقطۂ نظر سے چند عربی مضامین تحریر فرمائے تھے۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا

(۶۰)۔ مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں اِس مضمون کے بارے میں خود فرماتے ہیں: ''اسمعی یا مصر، کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جو تحیہ، عتاب، نقد اور توجیہ سب کچھ ہے'' (۶۱)۔

(۸) الارکان الاربعة:

مولانا علی میاں کے قلم سے، اسلام کے بنیادی ارکان پر لکھی جانے والی مبسوط اور منفرد عربی کتاب ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ''ارکانِ اربعہ'' کے نام سے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے شائع کیا ہے۔

(۹) الدعوة الاسلامية و تطوراتها فى الهند:

مولانا نے یہ عربی مضمون ''جمعیۃ الشبان المسلمون'' کے استقبالیے میں پڑھا تھا۔ اِس مضمون میں ہندوستان کی تجدید و احیائے دین کی مختلف کوششوں کا مختصر ذکر آ گیا ہے۔ اس رسالے کا ذکر مولانا نے مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے (۶۲)۔

(۱۰) السيرة النبوية:

یہ مولانا علی میاں کی زبانِ مبارک سے سیرت النبی ﷺ پر قلم بند ہونے والی عربی کتاب ہے۔ زندگی کے آخری ایام میں ضعف بصارت اور ایک آنکھ کے زیاں کے باعث، مآخذ اور حوالوں کے لیے اپنے معاونین اور کاتب کی مدد سے یہ کتاب املا کروائی گئی (۶۳)۔ کتاب میں چھٹی صدی میں موجود روم، فارس، ہندوستان، عرب اور یورپ میں بسنے والی اقوام کی ذہنی حالت کا تاریخی جائزہ لیا گیا ہے، اور خاص طور پر جزیرۃ العرب کا تاریخی، جغرافیائی، سماجی، معاشی اور دینی منظر نامہ پیش کیا گیا ہے۔ ایک مستند کتاب ہونے کی وجہ سے اس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے (۶۴)۔ مجلس نشریاتِ اسلام کراچی، نے ''سیرت رسول

اکرم ﷺ" کے نام سے اِس کتاب کا اُردو ترجمہ شائع کیا ہے۔

(۱۱) الصراع بين الاسلام و المادية:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اِس کتاب میں ایمان اور مادیت کے فلسفے کا فرق بیان کیا ہے۔ ماضی کی مثالیں دیتے ہوئے دورِ حاضر میں ایمان اور مادیت پرستی کی کشمکش پر گفتگو کی ہے۔ المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے شائع کی۔

(۱۲) العرب يكتشفون انفسهم:

مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا اور دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین لکھے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنادیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۱۳) القاديانية ثورة على النبوة المحمدية:

یہ مولانا علی میاں کی مستقل تصنیف نہیں، بلکہ عربی میں لکھا ہوا ایک خط ہے جو مولانا نے قادیانیت کے بارے میں صحیح حالات سے آگاہ کرنے کے لیے اپنے مصری اور شامی احباب کے نام لکھا تھا، پھر اِس کو ایک رسالے کی شکل میں شائع کیا گیا۔ نصراللہ خان عزیز کے نام لکھے ہوئے خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ عربی خط غالباً ۱۹۶۰ء سے پہلے لکھا گیا تھا (۶۵)۔

(۱٤) القادياني والقاديانية:

عربی زبان میں لکھی گئی کتاب ہے۔ اِس کا مقصد عرب ممالک کے باشندوں کو قادیانی تحریک کے مضمرات ونتائج سے آگاہ کرنا تھا، کیونکہ اُس وقت وہ قادیانیت پھیلانے میں

سرگرم تھے، اور قادیانیت ہی کو اصل اسلام کے طور پر پیش کر رہے تھے۔ بعد میں اِس کتاب کو اُردو کا جامہ پہنا کر ''قادیانیت: مطالعہ و جائزہ'' کے عنوان سے بھی شائع کیا گیا۔ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔ مولانا نے اِس کتاب میں قادیانیت کے بانیوں کا تعارف کرایا ہے۔ اُن کے عقائد اور دعوت کے تدریجی ارتقاء کا محققانہ جائزہ لیا ہے اور قادیانیت کے بطلان کے ثبوت پیش کیے ہیں۔ اِس تالیف کو المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے عربی اور مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے اردو میں شائع کیا۔

(۱۵) القراءۃ الراشدہ:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے منتظم کی حیثیت سے عربی زبان کی تدریس کے لیے مفید نصابی کتابیں مرتب کیں، جو برصغیر پاک و ہند کے مدارس کے علاوہ عالم عرب میں بھی مستعمل ہیں۔ یہ کتاب اُن میں سے ایک ہے۔

(۱۶) القمر (چاند):

علامہ اقبال کی ایک اردو نظم ہے۔ مولانا علی میاں نے ۱۶ برس کی عمر میں اِس کا عربی ترجمہ کیا اور خود علامہ اقبال سے اس کی داد و وصول کی (٦٦)۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے عربی اور مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے اردو میں شائع کیا۔

(۱۷) المرتضیٰ:

حضرت علیؓ ابنِ ابی طالب کی سیرت پر لکھی گئی مفصل اور معروف کتاب ہے جو مولانا علی میاں نے عربی زبان میں تحریر کی۔ اِس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا ہے۔ دارالقلم، دمشق نے ۱۹۸۹ء میں شائع کی۔ اردو میں اس کتاب کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۱۸) المسلمون:

دمشق (شام) سے شائع ہونے والا ایک قدیم و مستند عربی مجلّہ ہے۔ پچاس کی دہائی میں مولانا علی میاں کے عربی مضامین اُس وقت کے مشہور و معروف عرب اہل قلم و دانش کے پہلو بہ پہلو اِس مجلّے میں شائع ہوتے رہے۔ شیخ علی طنطاوی نے مولانا علی میاں کو اسی مجلّے میں علامہ اقبال کے کلام کا عربی ترجمہ کرنے کی ترغیب دلائی تھی تاکہ عرب دنیا بھی اقبال سے متعارف ہو سکے (٦٧)۔

(۱۹) النبوة و الانبياء فی ضوء القرآن :

مولانا کی یہ عربی کتاب عقل پر وحی کی برتری ثابت کرنے حوالے سے لکھی گئی ہے۔

(۲۰) النبویات فی شعر الدکتور محمد اقبال:

سعودی ریڈیو سے نشر ہونے والی مولانا کی ایک تقریر ہے، جو بعد میں عربی مجلّے میں شائع ہوئی۔ اس کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے (٦٨)۔

(۲۱) الی ممثلی البلاد الاسلامیة:

مولانا کا ایک دعوتی مضمون ہے جو تقسیم ہندستان سے قبل دہلی میں ہونے والی ایک ایشیائی کانفرنس کے عرب مندوبین سے ایک دعوتی خطاب کی صورت میں پڑھا گیا۔ اِس رسالے میں عربوں کو چودہ سو سال قبل والا پیغامِ توحید و ہدایت یاد دلایا گیا ہے (٦٩)۔ مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے اِس کا اردو ترجمہ شائع کیا۔

(۲۲) بين الجباية و الهداية:

مولانا نے اپنے پہلے اور دوسرے سفر حجاز و مصر وغیرہ سے قبل دعوتی نقطۂ نظر سے چند عربی مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد معروف و محبوب بنا دیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے(۷۰)۔

(۲۳) بين الصورة والحقيقة:

مولانا نے اس تحریر میں اسلام کے تصورِ جسم و روح یا صورت و حقیقت کو بیان کیا ہے۔ پھر اِن دونوں کے درمیان تعلق کو واضح کرتے ہوئے روح کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے۔ یہ کتاب المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کی۔

(۲٤) تأملات فی سورة الكهف:

یہ کتاب قرآنی مطالعے کا نچوڑ پیش کرتی ہے۔ مولانا کی اس تالیف کو مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے اردو زبان میں ''قرآنی اِفادات'' کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب مضامین قرآن پر مشتمل ہے۔

(۲۵) ترجمة الامام السيد احمد بن عرفان الشهيد:

سترہ برس کی عمر میں سید احمد شہید کی سیرت پر لکھی گئی مولانا علی میاں کی پہلی عربی تحریر ہے۔ اس کتاب میں جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اسے علامہ رشید رضا مصری نے اپنے مجلّے ''المنار'' میں شائع کیا تھا۔ اِس کے بعد کتابی صورت میں مصر سے اور پھر اضافوں کے ساتھ ہندوستان سے اردو میں شائع ہوئی۔ اِسے مجلس نشریاتِ اسلام کراچی

نے بھی شائع کیا ہے(۷۱)۔

(٢٦) تقوية الايمان:

تحریک اصلاح و جہاد کے حوالے سے یہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا آخری علمی کا م ہے۔مولانا نے ''تقویۃ الایمان'' کا عربی ترجمہ اور اُس پر حواشی نگاری کی ہے جس میں اُن رسوم و عادات اور مقامات کی وضاحت کی گئی ہے جن کی تفہیم عام، اور بلخصوص عرب قارئین کے لیے مشکل ہے۔اِس کتاب پر مولانا علی میاں کے مقدمے اور حواشی کو اردو زبان میں بھی منتقل کیا جا چکا ہے، جسے مختلف ناشرین نے شائع کیا ہے۔

(٢٧) حلول محمد ﷺ للمشاكل الفردية و الاجتماعية:

ہفتۂ سیرت کے سلسلے میں سعودی ریڈیو سے نشر ہونے والی مولانا کی ایک تقریر ہے جو بعد میں عربی مجلّے میں شائع ہوئی۔اس کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے(۷۲)۔

(٢٨) رده ولا ابابكر لها:

اس کتاب کی تالیف کی بنیاد مولانا کے وہ دو عربی مضامین ہیں جو شام کے مجلّے ''المسلمون'' کے ۱۹۵۸اور ۱۹۵۹ کے شماروں میں شائع ہوئے تھے۔اِن کا موضوع ''ارتداد'' تھا(۷۳)۔کتاب میں مولانا علی میاں نے بیسویں صدی کے آخری دور کو عالم اسلام کے ارتداد ا کا دور قرار دیا ہے۔یہ ارتداد ہمہ گیر اور قوت کے اعتبار سے انتہائی کامیاب ہے۔مسلمانوں کا کوئی علاقہ اس سے محفوظ نہیں رہا ہے۔اِس ارتداد کی ایک شکل عالم اسلام کے خلاف یورپ کی ثقافتی یلغار ہے اور دوسری مادہ پرستانہ فلسفے پر مبنی سماجی، معاشی اور سیاسی نظام

زندگی کا پرچار اور فروغ ہے، جس کی بنیاد وحی، نبوت اور زندگی بعد موت (اور جوابدہی) کا انکار ہے۔ اِس ''ارتدادی طوفان'' نے اخلاقی اقدار کو یکسر بدل دیا ہے۔ نتیجتاً، حیوانی خواہشات کی تسکین ہی افراد اور قوموں کا منتہائے نظر قرار پا گیا ہے۔ یہ کتاب المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کی۔ اِس کتاب کے اہم حصوں کا اردو ترجمہ: ''ذہنی و اعتقادی ارتداد'' کے نام سے، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد نے ۲۰۰۱ء میں تیسری مرتبہ شائع کیا۔

(۲۹) رجال الفکر والدعوۃ فی الاسلام:

یہ کتاب اسلام کے فکری قائدین کے تذکروں پر مشتمل مولانا کے وہ لیکچرز ہیں جو اُنہوں نے ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۵ھ میں دمشق یونیورسٹی کی دعوت پر وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے ارشاد فرمائے تھے۔ اِس کتاب کو دمشق یونی ورسٹی نے ۱۹۶۰ء مطابق ۱۳۷۹ھ میں شائع کیا تھا(۴۷)۔

(۳۰) روائع اقبال:

یہ کتاب مولانا علی میاں کے اُن مضامین کا مجموعہ ہے جو علامہ اقبال پر عربی زبان میں لکھے گئے۔ مصر و شام کی علمی مجالس میں پڑھے گئے۔ عربی مجالات میں شائع ہوئے اور ریڈیو سے نشر بھی ہوئے۔ ''روائع اقبال'' دیارِ عرب میں اقبالیات کو متعارف کرانے والی کتاب ہے۔

اِس کتاب نے عالمِ عرب کو کلامِ اقبال کے صحیح ذائقے سے روشناس کرایا۔ مولانا نے علامہ اقبال کی اہم نظموں اور متفرق اشعار سے اسلام کے بنیادی فلسفے، تعلیمات، روح اور ملتِ اسلامیہ کی تجدید و اصلاح کے لیے اقبال کے افکار کو دلنشیں نثری مضامین کے پیرائے میں ڈھالا۔ دارالفکر، دمشق نے ۱۹۶۰ء مطابق ۱۳۷۹ھ میں اِن مضامین کو شائع کیا۔ اس کتاب کا اردو

ترجمہ ''نقوشِ اقبال''، مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے ۱۹۸۳ء میں شائع کیا۔

(۳۱) روح العالم العربی:

مولانا علی میاں نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔ آپ نے دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا۔ یہ مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۳۲) فی ظلالِ البعثة المحمدية:

یہ عربی مقالہ ہے جس میں مولانا علی میاں نے تجدید و احیائے دین کے لیے کام کرنے والے عام وخاص افراد کے اوصاف بیان کئے ہیں۔اس کتاب کا اردو ترجمہ مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۳۳) قصص النبیین للاطفال:

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے دار العلوم ندوۃ العلماء کے منتظم کی حیثیت سے عربی زبان کی تدریس کے لیے مفید نصابی کتابیں مرتب کیں، جو برصغیر پاک و ہند کے مدارس کے علاوہ عالم عرب میں بھی مستعمل ہیں۔ یہ کتاب اُن میں سے ایک ہے۔ پانچ حصوں میں بچوں کے لیے لکھی گئی یہ کتاب انبیائے کرام علیہم السلام کی کہانیوں پر مشتمل ہے۔کتاب میں انبیائے کرامؑ کے واقعات نہایت سادہ مگر دلنشیں پیرائے اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں بیان کیے گئے ہیں۔

(۳٤) کیف دخل العرب التاريخ:

مولانا نے عالم عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔ دعوتی نقطۂ نظر سے مضامین تحریر فرمائے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے

میں بے حد مانوس اور محبوب بنادیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۳۵) کیف ینظر المسلمون الی الحجاز وجزیرة العرب:

مولانا علی میاں نے عالمِ عربی کو بیدار کرنے کے لیے زبان وقلم دونوں سے کام لیا۔ اور دعوتی مضامین لکھے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد معروف کردیا۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔

(۳۶) ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین:

۱۹۴۷ء میں لکھی گئی اس عربی کتاب نے سارے عالمِ عرب سے خراجِ تحسین وصول کیا۔ یہ بیسویں صدی کی سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب ہے۔ ۱۹۵۰ء مطابق ۱۳۶۹ھ میں قاہرہ سے اور دارالقرآن الکریم، سوریہ سے ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔ اِس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اردو ترجمہ ''انسانی دنیا پر مسلمانوں کے زوال کے اثرات'' کے نام سے ہوا ہے۔ یہ کتاب اب ایک ''Classic'' کی حیثیت رکھتی ہے۔ اِس کتاب میں بنی اُمیہ اور بنی عباس کے دورِ حکومت کا بے لاگ جائزہ لیا ہے۔ حکمرانوں کے بے لگام اختیارات، جبر اور تعیش، دین اور سیاست کی عملی تفریق، صلحائے اُمت کی جدوجہد اور اصلاحِ حال کی کوششیں، مسلمانوں کے زوال کے اثرات جیسے موضوعات اس علمی کاوش کا حصہ ہیں۔

(۳۷) محمداقبال فی مدینة الرسول:

یہ مولانا کا ایک شاہکار عربی مضمون ہے جو اِسی عنوان سے ۱۹۵۶ء مطابق ۱۳۷۵ھ میں دمشق ریڈیو اسٹیشن سے نشر ہوا تھا۔ اِس مضمون کو مولانا علی میاں نے اضافوں کے ساتھ اُردو زبان کے خوب صورت قالب میں ڈھالا ہے جو ''اقبال درِ دولت پر'' کے نام سے اب مصنف کی کتاب ''نقوشِ اقبال'' کا حصہ ہے۔ اِس مضمون میں مولانا علی میاں نے علامہ اقبال

کی نظم ''ارمغانِ حجاز''، جسے وہ اقبال کے خیالی سفر حرمین الشریفین کی روداد قرار دیتے ہیں، کے مختلف حصوں سے اقبال کے روحانی سفر کی تفصیل کو دل نشیں انداز سے مرتب کیا ہے (۷۵)۔

(۳۸) محمد رسول الله:

یہ سیرت مصطفیٰ ﷺ پر مولانا کا ایک شاہکار عربی مضمون ہے۔

(۳۹) مختارات:

عربی ادبِ نثر کی ایک بہترین کتاب ہے۔ مولانا علی میاں کی یہ تالیف، علماء اور طلباء دونوں کے لیے یکساں طور پر مفید ہے اور ادبِ عربی کی ایک اہم تعلیمی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ اِس کتاب میں عہدِ رسالت مآب ﷺ سے لے کر دورِ جدید تک کے عربی ادب کے نمونے پیش کیے گیے ہیں۔ ''مختارات'' میں جمع کیے گئے ادبی شہ پاروں کے ذریعے مولانا عام مسلمانوں اور بالخصوص علماء میں دعوت دین اور خدمتِ اسلام کے لیے حسنِ نیت، سوز و درد، سرفروشی اور حسنِ سیرت و کردار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

(۴۰) مذکّرات سائح فی الشرق العربی:

اکتوبر ۱۹۵۱ء مطابق ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ میں مشرقِ وسطیٰ کے ممالک اور تیسرے حج کے طویل سفر کے بعد ہندوستان واپسی پر مولانا کی لکھی ہوئی ڈائری ہے جو مصر سے چھپی تھی۔ اردو زبان میں اس کا ترجمہ ''شرقِ اوسط کی ڈائری'' کے نام سے کئی بار مجلس نشریاتِ اسلام کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۴۱) مضامین:

یہ مولانا کے دور طالب علمی کے عربی مضامین ہیں جو مصر کے صاحب طرز ادیب ''سید مصطفیٰ لطفی المفلوطی'' سے متاثر ہوکر اُن کی کتاب ''النظرات'' پر لکھے تھے(۷۶)۔اس کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔

(۴۲) مضامینِ قرآن:

یہ مولانا علی میاں کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔مولانا کی نظر میں علم الکلام کی تعلیم کے لیے مستعمل کتابیں مثلاً ''شرح نسفی'' وغیرہ نہ صرف ناکافی، بلکہ مضر تھیں،اس لیے وہ کلام کی کتب کی ازسرنو تدوین وترتیب کو ضروری سمجھتے تھے۔چونکہ کوئی متبادل کتاب اُن کی نظر میں موجود نہ تھی،لہذا اُنہوں نے اِس کتاب ''مضامینِ قرآن'' سے فائدہ اُٹھانے کا مشورہ دیا(۷۷)۔

(۴۳) معقل الانسانية:

مولانا کا ایک دعوتی رسالہ ہے جس میں خطاب عربوں ہی سے ہے۔اس رسالے کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے(۷۸)۔

(۴۴) مقالات:

نظام تعلیم پر مولانا علی میاں کے مقالات ہیں جو عربی مجلّے ''البلاد السعودیہ'' میں سلسلہ وار شائع ہوئے۔اِن مقالات میں انہوں نے ایک اسلامی ملک میں تعلیم کا تصور پیش کرنے کی کوشش کی اور ''جماعت اسلامی'' کی کوششوں کا صراحۃً ذکر کیا۔اس بات کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے(۷۹)۔

(٤٥) من الجاهلية الى الاسلام:

اس رسالے کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے(۸۰)۔

(٤٦) من الجزيرة الى العالم:

سعودی ریڈیو سے نشر ہونے والی مولانا کی ایک تقریر، جو بعد میں عربی مجلّے میں شائع ہوئی۔ اس کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے(۸۱)۔

(٤٧) من العالم الى جزيرة العرب:

سعودی ریڈیو سے نشر ہونے والی مولانا کی ایک تقریر، جو بعد میں عربی مجلّے میں شائع ہوئی۔ اس کا ذکر مولانا علی میاں نے مولانا مسعود عالم ندوی کے نام ایک خط میں کیا ہے(۸۲)۔

(٤٨) من غارِ حراء:

مولانا علی میاں نے اپنے پہلے اور دوسرے سفر حجاز و مصر وغیرہ سے قبل دعوتی نقطۂ نظر سے چند عربی مضامین تحریر فرمائے تھے۔ یہ عربی مضمون اُن ہی میں سے ایک ہے۔ اِن مضامین نے مولانا کو بلادِ عرب کے عام پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مانوس اور محبوب بنا دیا (۸۳)۔

(٤٩) وامعتصماه:

یہ عربی کتاب ہے جس میں مولانا نے تجدید و احیائے دین کے لیے اُمتِ مسلمہ کی

وحدت کو ضروری قرار دیا ہے۔ کتاب میں مسلمانوں پر تنقید کی ہے۔ اُن کی زبوں حالی اور وحدت کے فقدان کا سبب، نو آبادیاتی اثرات، ذاتی وگروہی نفسانی خواہشات اور جاہلی عصبیتوں کے تحت ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا گردانا ہے۔ یہ کتاب المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ نے ۱۹۸۰ء میں شائع کی۔

انگریزی کتب

مولانا سید ابوالحسن ندویؒ اُمت مسلمہ کے لیے عربی اور اردو زبان میں اسلامی تصنیفات اور تحقیات کا عریض وعمیق اور متنوع ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔ ذیل میں مولانا کی چند کتب کی فہرست پیش کی جارہی ہے جو انگریزی زبان میں منتقل ہوچکی ہیں۔

1. A Guidebook for Muslims
2. Appreciation and Interpretation of Religion in the Modern Age
3. Faith versus Materialism
4. From the depth of heart in America
5. Glory of Iqbal
6. Islam and Civilization
7. Islam and the world
8. Islamic Concept of Prophethood
9. Life and Mission of Muhammad Ilyas
10. Life of Caliph Ali
11. Muhammad Rasoolullah
12. Muslims in India
13. Qadianism (A critical study)

14. Saviours of Islamic Spirit (complete in 4 volumes)
15. Stories of the Prophets
16. The Four Pillars in Islam
17. The Musalman
18. The Pathway to Madina
19. Western Civilization- Islam and Muslims (84)

مولانا سیدابوالحسن علی ندویؒ کی چنداہم ملّی خدمات:

☆ اسلام کی تجدید واحیائے دین کے لیے پوری زندگی تج دی۔

☆ دنیا کے گوشے گوشے میں دعوت وارشاد کا کام پھیلایا اور اُسے منظّم کیا۔

☆ ۱۹۵۴ء میں "تحریک پیغامِ انسانیت" کی تنظیم کے تحت تقاریر اور لٹریچر کے ذریعے ہندو مسلم بدگمانیوں اور عداوت کو دور کرنے کی کوشش کی۔

☆ ہندوستانی مسلمانوں ک لیے عائلی قوانین مرتب کر کے اُنہیں نافذ کرانے میں کامیابی حاصل کی۔

☆ "عالمی رابطہ ادب اسلامی" کی تنظیم قائم کر کے خالص اسلامی ادبیات کے فروغ اور اسلامی دنیا کے مسلم ادباء کے وسیع حلقہ کو مربوط کر دیا۔

☆ جامعہ اکسفورڈ میں اسلامی تہذیب کے مطالعے کا مرکز قائم کر کے اُسے فعال اور نتیجہ خیز بنانے کی کوشش کی۔

☆ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کو صحیح معنوں میں اسلامی یونیورسٹی بنا دیا۔

☆ ۱۸۷ کتب ورسائل کے مؤلف قرار پائے۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے اعزازت ومناصب:

☆ بانی رکن، مجلس تاسیس رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

☆ بانی رکن، مجلس شوریٰ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

☆ رکن، مجلس عاملہ مؤتمر عالم اسلامی بیروت، لبنان

☆ وزیٹنگ پروفیسر، جامعہ دمشق اور جامعہ مدینہ منورہ

☆ صدر، عالمی رابطہ ادب اسلامی

☆ رکن، عربی اکیڈمی دمشق

☆ صدر، اُکسفورڈ سنٹر آف اسلامک سٹڈیز

☆ رکن، مجلس انتظامی اسلامک سنٹر جینیوا

☆ ناظم، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، انڈیا

☆ رکن، مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند، انڈیا

☆ صدر، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام لکھنؤ، انڈیا

☆ صدر، مجلس انتظامی ومجلس عاملہ دارالمصنفین اعظم گڑھ، انڈیا

☆ صدر، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

☆ رکن شوریٰ، مسلم مجلس مشاورت ہند

☆ اعزاز، شاہ فیصل ایوارڈ برائے سال ۱۹۸۰ء مطابق ۱۴۰۰ھ

☆ اعزاز، اہم ترین اسلامی شخصیت برائے سال ۱۹۹۹ء مطابق ۱۴۱۹ھ (متحدہ عرب امارات)

☆ تیس سے زائد بین الاقوامی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں شرکت۔

☆ ۱۸۷ کتب ورسائل کے مؤلف۔

☆ کتب کا ترجمہ متعدد زبانوں میں ہوا۔

حرفِ اختتام

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی حیات وافکار اور اُن کے علمی خدمات کے مختلف پہلوؤں کو قلم بند کرنا ایک مختصر مقالے میں ممکن ہی نہیں ہے۔ مولانا علی میاںؒ نے کم وبیش ۱۸۷ چھوٹی بڑی کتب تحریر فرمائی ہیں۔ دنیا کے ۵۷ اسلامی ممالک میں شاید ہی کوئی ایسا خطہ ہو جہاں اس یکتائے روزگار شخصیت کے تحریری یا تقریری اثرات بالواسطہ یا بلاواسطہ نہ پہنچے ہوں۔ راقم السطور نے اپنی اِس حقیر کاوش میں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے حالاتِ زندگی اور تعلیم و تربیت، اُن کی تدریسی اور علمی خدمات کو انتہائی مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس مقالے میں مولانا علی میاںؒ کی ۱۰۲ اردو، ۴۹ عربی اور ۱۹، انگریزی تالیفات وتصنیفات اور خطبات وتقاریر کا تعارف پیش کیا ہے، جو یا تو عربی سے اُردو زبان میں منتقل ہو چکی ہیں یا پھر، اُردو زبان میں ہی لکھی ہوئی یا کی گئی تقاریر ہیں، اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ انگریزی میں ترجمہ ہونے والی کتب کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ ان تمام کتب کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی تمام علمی اور عملی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اُن کو جنت کے اعلیٰ ترین درجات عطا فرمائے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ اُمت مسلمہ کو اُن جیسی عظیم شخصیات سے نوازتا رہے۔ آمین!

حواشی

۱۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد ۲۰۰۲ء ۔ دیکھیے مقالہ: سیّد رضوان علی ندوی، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔سوانحی خاکہ''۔ ''میاں'' کا لفظ ہندوستان میں سیّدوں کے نام کے بعد لگایا جاتا ہے۔ص ۷۱

۲۔ مولانا علی میاںؒ کی اِن صفات کی گواہی متعدد اہل علم ودانش نے دی ہے۔ بطور مثال دیکھیے: سید سلیمان ندوی ص ۷، عبدالماجد دریابادی اور محمد منظور نعمانی ص ۸، مولانا مسعود عالم ندوی ص ۱۴، جلیل احسن ندوی ص ۱۶۴، نصراللہ خان عزیز ص ۱۵۵، خورشید احمد صفحات ۱۳۔۱۸، ظفر اسحاق انصاری ص ۱۰، سفیر اختر ص ۱۱، سید رضوان علی ندوی ص ۷۱، سید ابوبکر غزنوی ص ۱۷۹، خالد علوی ص ۱۶۸، محمد طفیل ہاشمی صفحات ۱۸۷۔۱۹۱، محمد الغزالی ص ۲۴۳، خورشید رضوی ص ۲۱۳، فضل الرحیم ص ۲۳۷۔ کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالۂ بالا۔

۳۔ اس مقالے میں ہجری اور عیسوی تاریخوں کی مطابقت کو ظاہر کرنے کے لیے درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے:

(۱) ''جوہر تقویم'' ضیاالدین لاہوری، ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور، ۱۹۹۴ء

(۲) ''تقویم تاریخی'' عبدالقدوس ہاشمی، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء

۴۔ ڈاکٹر ارشد اسلم، "Maulana Saiyid Abul Hasan 'Ali Nadvi: His Career & works(1914-1999)" ہمدرد اسلامکس، جلد ۲۷، شمارہ ۱، ص ۴۲۔ پروفیسر خورشید احمد نے مولانا علی میاں کی تاریخ پیدائش ۱۱ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق جنوری ۱۹۱۴ء بیان کی ہے۔ دیکھیے: ''ترجمان القرآن''، جلد ۱۲۷، عدد ۲، فروری ۲۰۰۰ء مطابق ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ، ص ۶۷۔ اور سید رضوان علی ندوی نے تاریخ پیدائش ۶ محرم ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۱۴ء بیان کی ہے۔ دیکھیے: سیّد رضوان علی ندوی، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔ سوانحی خاکہ۔'' کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالہ مذکورہ، ص ۷۷

۵۔ خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، جلد ۱۲۷، عدد ۲، فروری ۲۰۰۰ء مطابق ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ، ص ۶۷، اور ایم۔ ایچ۔ فاروقی، "Impact International" مجلد ۳۰، شمارہ ۲، فروری ۲۰۰۰ء، ص ۴۷

۶۔ سیّد رضوان علی ندوی، مقالہ: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ۔ سوانحی خاکہ۔'' کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالہ مذکورہ، ۷۱۔۷۸۔ (خانوادہ حضرت شاہ علم اللہ رائے بریلوی، جس کے ایک فرد ''سید احمد شہید'' بانی ''تحریک اصلاح و جہاد'' تھے)۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، حوالہ مذکورہ، ص ۶۷

۷۔ مولانا حکیم سید عبدالحیٔ لکھنوی، ''نزھۃ الخواطر'' جلد اوّل۔ مزید تفصیل: سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ بالا، ص ۷۳

۸۔ سید ابوالحسن علی ندوی ،''ذکر خیر''، مجلس نشریاتِ اسلام،کراچی، ۱۹۷۷ء،صفحات۲۲۔۲۳ اور۴۶۔۴۷

۹۔ خورشید احمد،''ترجمان القرآن''،حوالۂ مذکورہ،ص ۶۷، نیز: سیّد رضوان علی ندوی،حوالۂ مذکورہ،صفحات ۷۷۔۷۸

۱۰۔ تفصیل کے لیے دیکھیے :ایضاً حوالۂ بالا۔

۱۱۔ سید ابوالحسن علی ندو ی،مضمون: ''میری علمی اورمطالعاتی زندگی''،کتاب:''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی : حیات و افکار کے چند پہلو''،تیب وتدوین : سفیراختر،حوالۂ مذکورہ ،صفحات۲۱۔۵۸ ۔ نیز: سیّد رضوان علی ندوی،،صفحات ۷۱۔۹۳۔ نیز: خورشید احمد،''ترجمان القرآن''،حوالۂ مذکورہ،ص ۶۸

۱۲۔ سیّدرضوان علی ندوی،حوالۂ مذکورہ، ص۷۱،ص۸۰۔۸۱

۱۳۔ ایضاً،صفحات ۷۸۔۸۳

۱۴۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''کاروانِ زندگی''لکھنؤ، اشاعتِ دوم،۱۹۴۴ء،صفحات ۱۳۹۔۱۴۰،اور صفحات۲۹۴۔۲۹۵۔مزید دیکھیے : عبداللہ عباس ندوی''میرِ کاروان''، مجلسِ علمی نئ دہلی ، ۱۹۹۱ء ،ص۶۱۔مزید دیکھیے:ڈاکٹر ارشد اسلم، "Maulana Saiyid Abul Hasan 'Ali Nadvi: His Career & works(1914-1999)" ، ہمدرد اسلامِکس ،جلد۲۷،شمارہ ۱، ۲۰۰۲ء،ص۴۵

۱۵۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ،''نقوشِ اقبال''، مجلس نشریاتِ اسلام،کراچی،۱۹۸۳

۱۶۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے خط بنام: مولانا محمد فضل، ص ۲۶۳، سفیر اختر، حوالۂ مذکورہ۔

۱۷۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۵

۱۸۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۷۰

۱۹۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۲۴۶

۲۰۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۵۱

۲۱۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۳۷ اور ص ۹۷

۲۲۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی'' بر کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات و افکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکورہ، ص ۲۸

۲۳۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۱۶

۲۴۔ حوالۂ بالا، ص ۲۳۷

۲۵۔ سید ابوالحسن علی ندوی ''پا جا سراغِ زندگی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۸ء، صفحات ۸۴۔۹۰

۲۶۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ''پرانے چراغ'' مکتبہ فردوس'' لکھنؤ، ۱۹۷۵ء، صفحات ۲۰۷۔۲۱۸

۲۷۔ خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، حوالہ مذکورہ، ص ۷۱

۲۸۔ محمد طفیل ہاشمی، مقالہ: ''مولانا علی میاں کا پیغام۔اُمت مسلمہ کے نام''، بر کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات و افکار کے چند پہلو''، حوالہ، ص ۱۹۰

۲۹۔ ڈاکٹر ارشد اسلم،
Maulana Saiyid Abul Hasan 'Ali Nadvi:
His career & works, Hamdard Islamicus,
،جلد ۲۷، شمارہ ۱، ۲۰۰۲ء، ص ۴۷، اور سیّد رضوان علی ندوی، حوالہ مذکورہ، ص ۸۹

۳۰۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''تبلیغ و دعوت کا معجزانہ اصلوب'' ۔مزید دیکھیے: خالد علوی، مقالہ: ''ایک سچا داعی''، کتاب: ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، ترتیب وتدوین: سفیر اختر، حوالۂ مذکورہ، ص ۱۸۱

۳۱۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''تحفۂ پاکستان'' مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۳۲۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال''، حوالۂ مذکورہ، ص ۲۳۲

۳۳۔ سید ابوالحسن علی ندوی، '' جب ایمان کی بہار آئی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ت۔ن، ص ۳

۳۴۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''کاروانِ زندگی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ت ن، ص ۲۴۱

۳۵۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''حدیث پاکستان''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۳۶۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''حضرت مولانا محمد الیاس اور اُن کی دینی دعوت''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۳۷۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالۂ بالا۔ دیکھیے: مولانا علی میاں کا خط، بنام پروفیسر خورشید احمد، ص۲۹۹۔۳۰۰

۳۸۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص۸۸

۳۹۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''ذکر خیر''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۷ء

۴۰۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''ردہ ولا ابا بکرلھا''، المجمع الاسلامی العلمی، دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، ۱۹۸۰ء

۴۱۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''ذہنی واعتقادی ارتداد''، دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، اشاعت سوم، ۲۰۰۱ء

۴۲۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'' حوالۂ مذکورہ، ص۲۱۶

۴۳۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکورہ، دیکھیے افتتاحیہ: خورشید احمد، ص۱۶

۴۴۔ سید رضوان علی ندوی، حوالہ مذکورہ، ص۸۸

۴۵۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی'' بر کتاب: سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکورہ، ص۵۶

۴۶۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکورہ، ص۱۳۷

۴۷۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'' حوالہ مذکورہ، ص۴۳، اور حواشی نمبر۱، ص۵۰

۴۸۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی'' سفیر اختر، حوالہ مذکورہ، ص ۴۵

۴۹۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۷

۵۰۔ سید ابوالحسن علی ندوی، مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی''، حوالہ مذکورہ، ص ۳۹

۵۱۔ ایضاً، حوالہ بالا، ص ۲۱

۵۲۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات و افکار کے چند پہلو''، حوالہ مذکورہ، دیکھیے: اضافہ از مرتب بالحوضین، ص ۴۸

۵۳۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''نقوشِ اقبال'' حوالہ مذکورہ، ص ۲۹۳

۵۴۔ سفیر اختر، حوالہ مذکورہ، دیکھیے: خط بنام مولانا محمد فضل، ص ۲۶۳

۵۵۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ''مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۸۱ء

۵۶۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''نئی دنیا (امریکہ) میں صاف صاف باتیں'' مجلس تحقیقات و نشریاتِ اسلام، لکھنؤ، ۱۹۷۸ء

۵۷۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ۱۹۷۹ء

۵۸۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''جب ایمان کی بہار آئی''، مجلس نشریاتِ اسلام، کراچی، ت۔ن، ص ۳

۵۹۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۸

۶۰۔ ایضاً، حوالۂ بالا

۶۱۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالۂ مذکورہ، دیکھیے: خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی، ص ۲۷۸

۶۲۔ ایضاً، حوالۂ بالا، دیکھیے خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی، ص ۲۷۹

۶۳۔ سیّد رضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۷

۶۴۔ خورشید احمد، ''ترجمان القرآن''، حوالۂ مذکورہ، ص ۶۹

۶۵۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالۂ مذکورہ، دیکھیئے: خط بنام نصر اللہ خان عزیز، صفحات ۱۵۸۔۱۵۹

۶۶۔ سید ابوالحسن علی ندوی: کاروانِ زندگی، حوالۂ مذکورہ، ص ۲۴۱۔ مزید تفصیل: خورشید رضوی، مقالہ: ''مولانا علی میاں بحثیت ادیب'' سفیر اختر، حولہ مذکورہ، ص ۲۱۶

۶۷۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالۂ مذکورہ، دیکھیئے: خورشید رضوی، مقالہ: ''مولانا علی میاں بحثیت ادیب'' ص ۲۱۷

۶۸۔ ایضاً، حوالۂ بالا، دیکھیئے: خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی، ص ۲۷۲

۶۹۔ ایضاً، حوالۂ بالا، دیکھیئے: مقالہ از سید رضوان ص ۸۸، مزید دیکھیے: خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی، ص ۲۷۰

۷۰۔ ایضاً، حوالۂ بالا، دیکھیئے: مقالہ از سید رضوان ص ۸۸

۷۱۔ سید ابوالحسن علی ندوی، ''کاروانِ زندگی'' حوالۂ مذکورہ، ص ۱۱۹

۷۲۔ سفیر اختر، ''مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالۂ بالا، دیکھیے: خط بنام مولانا مسعود عالم ندوی، ص ۲۷۲

۷۳۔ ڈاکٹر ارشد اسلم، حوالۂ مذکورہ، ص ۴۷

۷۴۔ سیّدرضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۸

۷۵۔ مولانا سیدابوالحسن علی ندوی ''نقوشِ اقبال'' حوالۂ مذکورہ، ص ۳۷

۷۶۔ سفیراختر، ''مولانا سیدابوالحسن علی ندوی: حیات وافکار کے چند پہلو''، حوالۂ مذکورہ، دیکھیے: مقالہ: ''میری علمی اور مطالعاتی زندگی'' ص ۳۰

۷۷۔ ایضاً، حوالۂ بالا، دیکھیے: خط بنام مولانا فضل محمد، ص ۲۶۵

۷۸۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۲۷۱

۷۹۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۲۷۳

۸۰ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۲۷۰

۸۱۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۲۷۲

۸۲۔ ایضاً، حوالۂ بالا، ص ۲۷۲

۸۳۔ سیّدرضوان علی ندوی، حوالۂ مذکورہ، ص ۸۸

۸۴۔ www. 2003 Jaihoon.com